۷۸۶
۷۹۲
۳۱۳

حسنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیر سیّد خضر حسین چشتی

بزمِ خضرِ ملّت پنوّ عاقل ضلع سکھرّ (سندھ)

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ______ حسنِ رسولؐ
تحریر ______ پیر سید خضر حسین چشتی
ناشر ______ شاہ چراغ اکیڈمی منڈی بہاؤالدین
منجانب ______ بزمِ خضر ملت پنو عاقل
ناظم ______ صاحبزادہ سید قنبر حسین چشتی
قیمت ______ -/۲۰ روپے
سن اشاعت ______ نومبر ۲۰۰۷ء

ملنے کا پتہ :

شاہ چراغ اکیڈمی کچہری روڈ منڈی بہاؤالدین
چشتی کریانہ سٹور ریلوے روڈ پنو عاقل
مکتبہ چشتیہ برلب نہر نزد دھوبی گھاٹ رحیم یار خان
مکتبہ جمالِ کرم داتا مارکیٹ سستا ہوٹل لاہور

نعت

○

تیرا ہی فیض ہے، کہ ہے رُخشاں جبینِ آفتاب
ہیچ ہے تیرے سامنے، سارے جہاں کی آب و تاب

عکسِ جلالِ ذُوالجلال، تیرا کمالِ لازوال
تیری ہی ذات سے ہُوا، بَرپا جہاں میں انقلاب

وارثِ دوجہاں ہے تُو، مُونسِ انس و جاں ہے تُو
ہوتے ہوئے جنابِ کے، ہوں میں کیوں موردِ عتاب

مالکِ خُلد و سلسبیل، مولائے خضرِ بے نوا
"لَوح بھی تو قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب"

○

نعت

○

تیرا ہی فیض ہے، کہ ہے رُخشاں جبینِ آفتاب
ہیچ ہے تیرے سامنے، سارے جہاں کی آب و تاب

عکسِ جلالِ ذُوالجلال، تیرا کمالِ لازوال
تیری ہی ذات سے ہُوا، برپا جہاں میں انقلاب

وارثِ دو جہاں ہے تُو، مُونسِ انس و جاں ہے تُو
ہوتے ہوئے جنابِ کے، ہوں میں کیوں موردِ عتاب

مالکِ خُلد و سلسبیل، مولائے عنصرِ بے نوا
"لَوح بھی تو قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب"

○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حُسنِ رسُولؐ

— از روئے —

قرآن وحدیث

○

آیت نمبر ۱-۲ چہرہ و زلفِ رسُول کی قسم :

اللہ ربُّ العزّت کا ارشادِ پاک ہے :

وَالضُّحٰی ۝ وَاللَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۝

ترجمہ : قسم ہے روزِ روشن کی، اور رات کی جب وُہ سکون کے ساتھ چھا جائے۔

(پارہ : ۳۰ سورہ ضحیٰ آیت ۱، ۲)

ان دونوں آیتوں کے اندر ایک نہایت حَسِین اشارہ پایا جاتا ہے جسے مفسّرین نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے ـــــ اس پوری سورت کی شانِ نزول کچھ اسطرح ہے، کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نزولِ وحی کا سلسلہ کچھ دنوں کیلئے رُک گیا جس میں کئی حکمتیں پوشیدہ تھیں ـــــ کفّار نے طعنہ زنی شروع کر دی ـــــ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا نے چھوڑ دیا ہے ـــــ اور اللہ تعالیٰ ناراض ہو گیا ہے، اِس لئے وحی کا نزول رُک گیا ہے ـــــ

وحی کی بندش ! ــــ اور کافروں کے طعنے حضور کے مزاج اقدس پر گراں گزرے ــــ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے خرافات کی تردید فرماتے ہوئے قسم اٹھا کر فرمایا ــــ اے حبیب! تیرے حسین چہرے اور زُلفِ عنبریں کی قسم! تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑا ہے اور نہ تیرا رب تجھ سے ناراض ہوا۔

قارئین کرام ــــ اب دیکھنا یہ ہے کہ ــــ وَالضُّحیٰ ــــ اور ــــ وَالَّیل سے کیا چیز مراد ہے ــــ اور یہ کس چیز کی طرف اشارہ ہے؟

چہرہ و زُلفِ رسول : علامہ امام اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں ــــ ضُحیٰ ــــ سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس کی روشنی مُراد ہے ــــ لَیل ــــ سے حضورؐ علیہ السلام کی زُلفِ عنبریں کی سیاہی مُراد ہے ــــ فرماتے ہیں۔

وَالضُّحیٰ رمزے ز رُوئے ہمچو ماہِ مصطفےٰؐ
معنیٔ وَالَّیل گیسوئے سیاہِ مصطفےٰؐ [1]

ترجمہ : وَالضُّحیٰ سے مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف اور وَالَّیل سے گیسوئے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیاہی کیطرف اشارہ ہے۔

● ــــ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں کہ ــــ ضُحیٰ ــــ سے مراد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا دن ہے ــــ اور ــــ لَیل ــــ سے مراد معراج کی رات ہے ــــ اور بعض کہتے ہیں کہ ــــ ضُحیٰ ــــ

---

[1] : تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۴۶۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ لبنان بیروت ؎

سے مُراد رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرۂ مبارک مراد ہے ــــ اور ــ لَیل ــ سے مُراد آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال کہ سیاہی میں رات کے مانند ہیں ؎[1]

اُوپر والی آیتِ مقدسہ کی تفسیر سے معلوم ہوا ــــ کہ اس میں 'وَالضُّحٰی' سے سے نُورِ جمالِ رسول کی طرف اشارہ ہے ــــ 'وَالَّیل' سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گیسُوئے عنبریں اور زُلفِ خمدار کی طرف کنایہ ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سیاہ زُلف کے ہر تار تار کے صدقے
سیاہ کاروں پہ ہر تار مُشکبار رہا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ حُسنِ بے مثال عطا فرمایا۔ جس کا کما حقہٗ، بیانِ حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے ــــ اصل میں دیکھا جائے تو حُسنِ یوسفی آپ ہی کے چہرۂ انور کی ایک خوبصورت جھلک تھی ــــ بلکہ یُوں کہیئے! کہ تمام دنیا کے تمام حسینوں کا حُسن، حبیبِ خدا کے حُسن کے وسیلے سے ــــ بلکہ چاند، سورج اور تمام ستارے آپ ہی کے نور کی ضیاء سے چمک دمک رہے ہیں ــــ گویا آپ حُسنِ مطلق کے کامل شاہکار اور حُسنِ کُل ہیں۔ علامہ صائم چشتی رح فرماتے ہیں ؎

حُسنِ سرکار نے عالَم کو سجا رکھا ہے
رشتۂ مخلوق کا خالق سے مِلا رکھا ہے

---

[1] : تفسیر عزیزی مترجم پارہ عم ــ ص ۳۵۸ مطبوعہ ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی ؎

پھول میں چاند میں تاروں میں تبسّم اُنکا
اُن کے جلووں کے سوا دنیا میں کیا رکھا ہے

آیت نمبر ۳-۴ : **وَالفجر جبین :** ارشادِ خداوندی ہے۔

وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ

ترجمہ : قسم ہے اس صبح کی، اور مقدّس دس راتوں کی۔

(پارہ ۳۰ سورۂ فجر آیت نمبر ۱-۲)

فجر، کے بارے مفسّرین کے متعدد اقوال ہیں — جو کتب تفاسیر میں موجود ہیں۔ "خزائن العرفان" میں ہے کہ اس سے یکم محرّم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے — یا یکم ذُوالحجہ کی فجر ہے جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں — یا عیدُالاضحیٰ کی صبح ہے — اور بعض مفسّرین نے فرمایا کہ اس سے مراد ہر دن کی صبح ہے۔

اور راتوں سے مراد — ذُوالحجّہ کی پہلی دس راتیں — یا ماہِ رمضان کی آخری دس راتیں ہیں — یا محرّم الحرام کی پہلی دس راتیں ہیں۔

● امام المفسّرین امام اسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سہل قدّس سرّہُ العزیز کے حوالے سے اپنی تفسیر میں لکھا ہے —

اَلْفَجْرُ — مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُ تَفَجَّرَتِ الْاَنْوَارُ — وَلَيَالٍ عَشْرٍ —

صبح — سے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مُراد ہیں۔ جن (کے حُسن) سے انوار پھوٹے — اور دس

هِيَ الْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ بِالْجَنَّةِ [1] راتوں سے عشرہ مبشرہ بالجنۃ مراد ہیں۔

امام حقی کی یہ تفسیر بتا رہی ہے کہ صبح سے مراد سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہے ــــ جن کے حُسن وجمال سے پھُوٹتے والے انوار نے اس دُنیا میں جہالت کے اندھیروں کو مٹا کر روشنی کی خیرات بانٹی ــــ اور دس راتوں سے وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں، جن کو اس عالمِ ناسوت میں جنّت کی بشارت دی گئی ہے۔

● حضرتِ فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اُوپر درج آیت کی تفسیر شعری استعاروں میں مندرجہ اشعار میں یُوں بیان فرمائی ہے۔

شب، لحیہ و شارب ہے، رُخِ روشن دِن
گیسُو و شبِ قدر و براتِ مومن!
مژگاں کی صفیں چار ہیں، دُو ابرُو ہیں
وَالْفَجْر کے پہلو میں ـــ لَیَالٍ عَشْر

فاضلِ بریلوی نے ــــ رُخِ رسول کو دن قرار دیا ــــ ریش مبارک ــــ گیسُوئے عنبرین ــــ دو شارب شریف (یعنی موچھیں) ــــ پلکوں کی صفیں چار ــــ اور دو ابرُو ــــ "یعنی بھویں" ــــ کو راتوں سے تعبیر کیا ــــ اور اُن کے درمیان چہرہ وَالضُّحیٰ اور جبینِ پُرنور کو روشن دن سے تشبیہ دے کر عقیدتوں کے چمنستان کی آبیاری فرمائی ــــ کسی نے کیا خُوب کہا ہے ؎

[1] تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۴۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ۔

دونوں جہاں کی ظلمتیں کافور ہو گئیں
اُٹھی رُخِ جمال سے چلمن جو میم کی

راقم الحروف کا پنجابی زبان میں ایک شعر بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔

والفجر جبیں توں چک دی دے ہُن سوہنیاں کالیاں زُلفاں نوں
دیدار تیرے دیاں مُدتاں توں اسیں تاہنگاں لا کے بیٹھے ہاں

آیت نمبر ۵ — ۶ — جمالِ شمس و قمر:

خدائے لایزال کا ارشادِ پاک ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝

ترجمہ: سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی قسم — اور چاند کی قسم جب وہ سُورج کی پیروی کرے۔ (یعنی اس کی روشنی سے چمکے)

(سورۂ شمس پارہ ۳۰ آیت نمبر ۱-۲)

مندرجہ بالا دونوں آیتیں بھی حُسنِ رسُول کی طرف اشارہ کرتی ہیں — چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں یُوں ارقام فرماتے ہیں، قسم اُٹھاتا ہوں میں آفتاب کی کہ اپنے زمانے کے پیغمبر کے دل کی مانند ہے۔ اور قسم اٹھاتا ہوں میں اُس کی روشنی کی کہ نبوت کے نور کی روشنی کی مانند ہے۔ اور قسم اٹھاتا ہوں مَیں چاند کی کہ مرشد، طریقہ والے اور استاد، تعلیم کرنے والے کی مانند ہے — اور پیغمبر کے خلیفہ کے قائم مقام ہے بعد پیغمبر کے[1]

---

[1] تفسیر فتح العزیز مترجم پارہ عم ص ۳۰۲ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی۔

خیال رہے کہ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی کی تفسیر فارسی زبان میں ہے اس کا اُردو ترجمہ کرنے والے نے جگہ جگہ ٹھوکریں کھائی ہیں — یہاں بھی اس نے لکھا — (میں قسم کھاتا ہوں) میں نے "کھاتا ہوں کی جگہ اُٹھاتا ہوں" لکھا ہے — اور اُردو بھی پُرانے زمانے کی ہے۔ لہٰذا اسی پر گزارا کرنا پڑے گا۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جمالِ جہاں آرا کے ساتھ وابستہ رکھا ہے —

یاد رہے کہ جس طرح سورج کے حُسن کی تابانیوں کے سبب سے دُنیا آباد ہے اسی طرح سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن وجمال کی کرنوں سے دونوں جہاں آباد و شاد ہیں —

جس طرح چاند کی چاندنی اندھیروں میں سفر کرنے والوں کو رستہ دکھاتی ہے — اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرے کی جمالی شعاعیں بحرِ ظلمات کے گرداب میں پھنسی ہوئی کشتیوں کو ساحلِ مراد کی طرف رہنمائی فرماتی ہیں —

صاحب رُوح البیان فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْقَمَرَ يَقْتَبِسُ النُّوْرَ مِنَ الشَّمْسِ	بے شک چاند، سورج سے نور حاصل
وَهُوَ لَهَا بِمَنْزِلَةِ الْخَلِيْفَةِ [1]	کرتا ہے اور وہ اس کا خلیفہ ہے

خیال رہے — جس طرح چاند، سورج سے نور حاصل کر کے چاندنی پھیلاتا ہے۔ — اسی طرح تمام جہانوں کا تمام حُسن، حضور کے حُسنِ عالمگیر سے خیرات پاکر تمام جہانوں کو بسائے ہوئے ہے۔

[1] روح البیان جلد ۱۰ ص ۴۴۹

کائناتِ حُسن جب پھیلی تو لامحدُود تھی
اور جب سمٹی رسولِ پاکؐ ہو کر رہ گئی

راقم الحروف کے چند اشعار جو اس طرف اشارہ کرتے ہیں وُہ کچھ اس طرح ہیں۔

تیرے حُسنِ پاک کے جلوے درخشاں کُو بکُو
ماہِ طیبہ چاندنی پھیلی ہے تیری چار سُو

آنکھ مَازَاغَ الْبَصَرُ، وَالشَّمس عارض مرحبا
وَالضُّحیٰ چہرہ ہے اور وَالیل زُلفِ مُشکبُو

تھی تجلّی بار جو صُورت فرازِ طُور پر۔
وُہ تری صُورت کی صُورت میں تھی صُورت ہُوبہو

حُسنِ رسولؐ ازروئے حدیث شریف

○

حدیث نمبر ۱ :— حُسنِ بے مثال :

حضرت بَرا٫ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
مَارَأیتُ شَیئاً قَطُّ اَحسَنَ مِنہُ[۱] کہ مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت بَرا٫ بن عازب رضی اللہ عنہ نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسن و جمال کو یہ کہہ کر بے مثال قرار دیا کہ مَیں نے آپ جیسا حَسین کوئی نہیں دیکھا— مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں آپ جیسا کوئی صاحب حُسن و جمال ہے ہی نہیں۔

حدیث نمبر ۲ — نہ پہلے نہ بعد میں :

حضور مولائے کائنات امیرالمومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔
لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ
شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ ضَخْمَ الرَّأْسِ ضَخْمَ الْکَرَادِیْسِ

---

[۱] شمائل ترمذی ص ۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی

طَوِیْلَ الْمَسْرُبَۃِ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاءَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لہ

ترجمہ: کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد تھے، آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے پُر تھے، سر مبارک بڑا — اور جوڑ مضبوط تھے — اور سینہ مبارک سے ناف تک ایک لمبی لکیر تھی — جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکاؤ ہوتا — گویا آپ بلندی سے اُتر رہے ہیں — مَیں نے نہ آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی آپ جیسا دیکھا —

نگاہِ علیؓ: — جناب مولا علی کے اس فرمان
لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ ۔

(کہ میں نے آپ کی مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کو دیکھا) میں کئی معنیٰ پوشیدہ ہیں — پہلی بات یہ کہ — حضرت مولا علی — حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے کئی سال بعد پیدا ہوئے — اور آپ کا یہ فرمانا کہ میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد آپ جیسا کوئی حسین دیکھا — اس کا مرادی معنیٰ تو یہ ہے کہ آپ کی آنکھ نے اپنی ظاہری حیات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا — اس کا یہ معنیٰ بھی لیا جا سکتا ہے کہ حضرت مولا علی کرّم اللہ وجہہٗ نے سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر

لہ: شمائل ترمذی ۳

قیامت تک آنے والے حسینوں کو بنظرِ ولایت دیکھا ہو ـــ اور فرمایا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا۔

تمہارے حُسن نے حُسنِ جہاں کو مات کیا
تری خموشی نے زورِ بیاں کو مات کیا

حدیث نمبر ۳ : چاند سے زیادہ حسین : حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چودھویں رات میں دھاری دار سُرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاِلَی الْقَمَرِ فَلَھُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ [1]

تو میں کبھی حضورؐ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف، تو آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

حدیث نمبر ۴ : حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت بَراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ ـــ تو انہوں نے فرمایا۔

لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ [2]

نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)

[1] : شمائل الترمذی (امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سَورہ ترمذی ص ۲ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی۔
[2] : شمائل ترمذی ص ۲۔

خیال رہے — کہ جناب براء بن عازب نے "تلوار کی مانند" کی نفی کی ہے — جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخِ پُرنور میں نہ تو تلوار جیسی لمبائی تھی — اور نہ ہی صرف سفیدی تھی بلکہ سُنہراپن تھا — حقیقت یہ ہے کہ سیّدُالکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرۂ مبارک بالکل گول بھی نہ تھا — بلکہ نہایت ہی خوبصورت — انتہائی حُسن و جمال لئے ہوئے کتابی شکل میں تھا۔ صحیح مسلم شریف میں یہ حدیث ان الفاظ میں ہے — لَا بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ[1] (نہیں بلکہ شمس و قمر کی طرح) یعنی اشراق میں سورج کے مشابہ اور حسن و ملاحت میں چاند کی مانند — یہ تمام تشبیہات تقریبی ہیں (قربت رسائی کیلئے) ایک چاند تو کیا لاکھوں چاند میرے آقا کے ناخنِ پا کے ادنیٰ حُسن و جمال کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

خدا نے سرورِ عالم کو ہر کمال دیا
کمال جو بھی دیا ہے وہ بے مثال دیا
رسُولِ پاک کو پروردگارِ عالم نے
جمال و حُسن دیا، حُسنِ لازوال دیا

حدیث نمبر ۵ : — خمدار زُلفیں :

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سفید رنگ تھے گویا چاندی ڈھالی گئی ہو۔ آپ کے بال

---

[1] شرح شمائل انوارِ غوثیہ ص ۳۱ علامہ پیر سید محمد امین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ پشاور۔

فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ [1]　　　　لحی قدر سیدھے گھنگریالے تھے۔

یعنی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرانور کے بال مبارک بہت زیادہ گھنگرالے نہ تھے قدرے خمدار تھے ــــ جب آپ کنگھی کرتے تو کندھوں کے قریب تر ہو جاتے ــــ آپ کی زُلفِ عنبریں کی زنجیر نے ایسے حسین ترین حلقے بنا رکھے تھے، جسے دیکھ کر چشم نور بھی سیلاب اشتیاق بہنے لگے۔

عشق والوں نے جسے سلسلۂ نور کہا
تیری زُلفوں نے وہ زنجیر بنا رکھی ہے　　خفتر

حدیث نمبر ٦ : ــــ نوری تبسم :

جناب امام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۹ھ اپنی کتاب شمائل شریف ــــ میں یہ حدیث پاک نقل فرمائی ہے ــــ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ [2]

کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دانت مبارک کشادہ تھے، جب آپ گفتگو ارشاد فرماتے تو اُن سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب گفتگو فرماتے تو آپ کے دانتوں

[1] : شمائل ترمذی ص ۲ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی۔
[2] : ایضاً۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

کے درمیان جو کشادگی تھی اُس سے انوار پھوٹتے اور صحابہ کرام اپنی آنکھوں سے اُس کا نظارہ کرتے ۔۔۔ جو لوگ بوقت گفتگو ۔۔۔ اپنے دہن سے آگ برساتے ہوں اور ناخوشگوار بُو پھیلاتے ہوں وُہ بھلا آقا علیہ السلام کے نور وانوار اور حُسنِ گفتار کو کیسے بیان کر سکتے ہیں ۔۔۔ اُن کی زبانیں سرکار کے اوصافِ حمیدہ بیان کرنے سے اسلئے قاصر ہیں کہ وہ آقائے دو جہان کو اپنی مثل تصوّر کرتے ہیں ؎

لاریب بے مثال ہے صُورت رسُول کی
یکتا ہے ہر زماں میں سیادت رسُول کی (خضر)

حدیث نمبر ۷ ۔۔۔ چاند سے زیادہ خوبصُورت :

جناب جامع بن شداد فرماتے ہیں ۔۔۔ کہ مجھے جناب طارق بن عبداللہ نے بتایا ۔۔۔ کہ ہم مدینہ منورہ کے باہر اُترے ہوئے تھے ۔۔۔ کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ۔ ۔۔۔ اس وقت ہم آپ کو جانتے نہیں تھے، ہمارے پاس ایک سُرخ اونٹ تھا ۔۔۔ آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اونٹ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ۔

تَبِیْعُوْنِیْ هٰذَا الْجَمَلَ ؛ کیا تم اس کو بیچنا چاہتے ہو ؟

فَقُلْنَا نَعَمْ ۔ ہم نے کہا ہاں ،

فرمایا کیا قیمت ہے ؛ ۔۔۔ ہم نے اُس کی قیمت کھجوروں کی مقدار کی صورت میں بتائی ۔۔۔ آپ نے فرمایا ۔۔۔ اَخَذْتُہٗ ۔۔۔ مجھے منظور ہے ۔

اور آپ اونٹ کی مہار تھام کر چل پڑے ـــ اور مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے ـــ ہم نے ایک دوسرے سے پوچھا ـــ تَعۡرِفُوۡنَ الرَّجُلَ ـــ کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ ـــ جبکہ ہم میں سے کوئی بھی آپ کو نہیں جانتا تھا اور ہم ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنے لگے ـــ کہ تم نے اپنا اونٹ ایسے شخص کو دے دیا جس کو تم جانتے تک نہیں ـــ ایک عورت جو هُودَج میں بیٹھی ہوئی تھی ـــ بولی ـــ

فَلَا تُلَاوِمُوۡا فَلَقَدۡ رَاَیۡنَا وَجۡهَ رَجُلٍ لَا یَغۡدِرُ بِکُمۡ مَا رَاَیۡتُ شَیۡئًا اَشۡبَهَ بِالۡقَمَرِ لَیۡلَةَ الۡبَدۡرِ مِنۡ وَجۡهِهٖ [1]

تم ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو ہم نے ایک ایسی شخصیت کا رُخِ انور دیکھا ہے جو تمہیں دھوکہ نہیں دے گا، مَیں نے اس شخص کے چہرۂ انور سے بڑھ کر چودھویں رات کے چاند جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

چنانچہ شام کو ایک شخص ہمارے پاس آیا اور السلام علیکم کہا ـــ اور پوچھا کیا تم رَبذہ سے آئے ہو؟ ـــ ہم نے کہا ہاں ـــ وُہ کہنے لگا کہ میں رسولِ خدا کا سفیر ہوں ـــ آپ کی طرف سے حکم ہے کہ یہ کھجوریں تم کھالو! یہاں تک کہ تم سیراب ہو جاؤ ـــ اور وزن کر لو کہ تمہاری قیمت پوری ہو جائے ـــ تو ہم نے پیٹ بھر کر کھجوریں کھائیں ـــ اور ہم نے وزن کیا تو وہ قیمت کے مطابق پُورا تھا۔

اس حدیثِ شریف میں آقا کریم کے حُسن و جمال کا تذکرہ ہے ـــ هُودَج

---

[1]: مستدرک حاکم ج ۲ ص ۶۱۲ ؎

میں بیٹھی ہوئی ایک عورت نے اپنے قافلہ والوں سے کہا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ـــــ چودھویں رات سے بڑھ کر چمکتے چہرے والی شخصیت تم لوگوں سے ہرگز دھوکہ نہیں کرے گی۔

اس عورت کی بات سے یہ پتہ چلتا ہے ـــــ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رُخِ پُرنور دیکھنے والے یقین کی دولت سے اپنے مَن کی دُنیا کو سنوار لیتے تھے ـــــ یہی وجہ ہے کہ اہلِ یقین، کچھ اس طرح کی صدائیں دیتے رہتے ہیں:

جہانِ حسن کا، ہر مہر یا نبی اللّٰہ
تری نظر کا ہے بخشیہ یا نبی اللّٰہ
ہر ایک چیز کے ماتھے پہ آشکارا ہے
تمہارے نُور کی تنویر یا نبی اللّٰہ
تمہارے چہرۂ انور کی شان کیا کہنا
ہے وَالضُّحیٰ کی جو تفسیر یا نبی اللّٰہ (خضر)

حدیث نمبر ۸ ـــــ آفتابِ چہرہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ [۱]

میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی چیز کو نہیں دیکھا گویا کہ سورج آپ کے چہرے پر چلتا ہے

[۱]: مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ مُلتان ۔

حدیث نمبر ۹ —— موتی :

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ : ؎۱

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رنگ سفید تھا، پسینے کا ہر قطرہ، رُخ انور پر موتی کی طرح نظر آتا تھا۔

حدیث نمبر ۱۰ —— چمکتا ہُوا سورج :

حضرت رُبَیِّعْ بنتِ مُعَوِّذ صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے ابو عبیدہ بن محمد نے دریافت کیا کہ آقا علیہ السلام کا حلیہ شریف بیان فرمائیں —— آپ فرماتی ہیں ——

يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَهُ، رَاَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً ؎۲

اے میرے بیٹے اگر تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھ لیتا تو سمجھتا کہ چمکتا ہُوا سورج ہے

حدیث نمبر ۱۱ —— سوزنِ گم شُدہ ملتی ہے تبسم سے ترے :

حضرت ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں —— کہ میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی تو میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی —— میں نے اسے تلاش کیا مگر وہ مجھے نہ ملی —— تو پھر رسول کریم تشریف لے آئے ——

؎۱ : ایضاً ص ۵۱۶ ؎۲ : مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۷ مطبوعہ ایضاً ؞

فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ فَاَخْبَرْتُهٗ ؎۱

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے اُٹھنے والی نورانی شعاعوں کی وجہ سے سوئی چمکنے لگی، تو مجھے اس کا پتہ چل گیا۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کو شعری انداز میں یوں بیان کیا ہے

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسّم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا

حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیدت و محبّت میں ڈوب کر جس انداز سے اشعار کہے ہیں وہ صرف آپ کا ہی حصّہ ہیں — فرماتی ہیں۔

لَنَا شَمْسٌ وَّ لِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ
وَشَمْسِیْ فَوْقَ مِنْ شَمْسِ السَّمَائِ
وَشَمْسُ النَّاسِ تَطْلُعُ بَعْدَ فَجْرٍ
وَشَمْسِیْ تَطْلُعُ بَعْدَ الْعِشَائِ

ترجمہ : ایک ہمارا سورج ہے اور ایک کائنات کا سورج ہے۔
— مگر میرے سورج کو، آسمان کے سورج پر فوقیت حاصل ہے۔
— لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے۔
— اور میرا سورج رات کو طلوع ہوتا ہے۔

؎۱ : الخصائص الکبریٰ ج اول ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۔ لبنان ؞

جنابِ حسّان کا کلام :

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ان اشعار کے ساتھ نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے ۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھ نے آپ جیسا پیکرِ حُسن وجمال کوئی نہیں دیکھا وہ اسلئے کہ آپ جیسا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں ـــــ آپ تو ہر قسم کے عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں ـــــ گویا کہ آپ تو ایسے پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ آپ خود چاہتے تھے ۔

حُسنِ رسُولؐ پردوں میں : حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد جناب شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا ـــــ یارسول اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے ۔ اور بعض لوگ اُن کو دیکھ کر ان کے حُسن کی تاب نہ لاتے ہوئے مرجاتے تھے مگر آپ کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

جَمَالِی مَسْتُوْرٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَۃً مِّنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ ظَھَرَ لَفَعَلَ النَّاسُ اَکْثَرَ مِمَّا فَعَلُوْا حِیْنَ رَاَوْ یُوْسُفَ ؎	کہ میرا حسن وجمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور اگر ظاہر ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہُوا تھا۔

اس فرمان کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے ــــ کہ میں اللہ ربُّ العزت کا محبوب ہوں ــــ اور محب کی غیرت کا تقاضا یہ ہوتا ہے ــــ کہ اس کے محبوب کو سوائے اس کے کوئی اور نہ دیکھے ــــ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے میرے حُسن وجمال کو صرف اپنے دیکھنے کے لئے لوگوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے۔

● اہل نظر کا عقیدہ یہ ہے کہ کائنات کا سارا حُسن ــــ حُسنِ رسول کا ایک شمّہ ہے ــــ حضورؐ! مصدرِ حُسنِ کائنات ہیں ــــ حُسنِ یوسف ہو یا سورج کی تابانیاں ــــ چاند کی چاندنی ہو یا پھولوں کی مسکراہٹ ــــ غنچوں کی چٹک یا گلشن کا جوبن، جنّت کی بہاریں اور سدرہ کا رنگ و نُور ــــ یہ سب آقا علیہ السلام کے حُسن وجمال کی خیرات ہے ــــ حُسنِ یوسفؑ سمیت خدا کی ساری مخلوق کی جمالیاتی رنگینیاں حضورؐ ہی کے وسیلہ سے قائم ہیں ــــ مولانا محمد یار صاحب فریدی (گڑھی اختیار خان ضلع رحیم یار خان) رحمۃ اللہ علیہ نے روزِ محشر کا منظر اپنے اشعار میں یوں کھینچا ہے ــــ فرماتے ہیں ؎

؎ : دار الثمین فی مبشرات النبی الامین ؂

محمد مصطفٰے محشر میں طٰہٰ بن کے نکلیں گے
اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے
حسیں ایسے کہ اُن کو دیکھ کر یوسفؑ بھی محشر میں
بشکلِ پیرِ کنعانی زُلیخا بن کے نکلیں گے

حضور سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ محبوب ہیں ـــــ کہ ہر محبوب آپ کا شیدا ہے ـــــ اور آپ جملہ خلقِ خُدا کے محبوب ہیں، ساری خدائی پر آپ کے جمالیات کی حکمرانی ہے ـــــ عرشِ عظیم سے لے کر تحت الثریٰ تک ہر آنکھ نے حسنِ عالمگیر کی جلوہ گری کا مشاہدہ کیا ـــــ ہر حُسن و خوبی نے آپ کے عظیم ترین خزانۂ عامرہ سے خیرات پائی ـــــ راقم الحروف کے ایک نغمۂ نعت کے اشعار اس طرف اشارہ کرتے ہیں ۔

چاند شرمندہ ہے اُن کا رُوئے تاباں دیکھ کر
پھول شرمائے چمن میں اُن کو خنداں دیکھ کر
جھوم اُٹھا لامکاں، لوح و قلم، کرسی و عرش
لامکاں میں کملی والے کو خراماں دیکھ کر
کس کی طاقت ہے کہ دیکھے بے حجاب حُسنِ حضور
طور جل اُٹھا تھا اُن کا حُسنِ عریاں دیکھ کر

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حُسنِ صبیح و ملیح ! ـــــ حُسنِ مطلق یعنی جمالِ خُداوندی کا مظہر ہے ـــــ حُسنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلو بے مثال و لاجواب ہے ـــــ سرکار کے حُسنِ گفتار نے عرب کی فصاحت کو ورطۂ حیرت میں ڈبو دیا ۔

آپ کے حسنِ رفتار نے اٹھکیلیاں لیتی ہوئی بادِ صبا کو ششدر و حیران کر دیا۔

حدیث نمبر ۱۲ —— حسنِ رُخِ تاباں کا فیضان:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لئے روانہ ہوئے —— تو ایک دن سرکار نے فرمایا ——

اِنَّکُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْشَاءَ اللّٰہُ عَیْنَ تَبُوْکٍ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَأْتُوْھَا حَتّٰی یَضْحَی النَّھَارُ ؃	انشاءاللہ تم کل چشمۂ تبوک پر پہنچ جاؤ گے۔ مگر چاشت سے پہلے نہ پہنچ سکو گے۔

اور ساتھ ہی فرمایا کہ جو وہاں پہنچے وہ اُس چشمے کے پانی کو ہرگز نہ چھوئے اور نہ استعمال کرے —— چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چشمہ پر پہنچے تو اس میں پانی بہت کم تھا —— سرکارؐ نے برتن میں پانی لیا۔

ثُمَّ غَسَلَ فِیْہِ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ	پھر اس سے چہرۂ انور اور ہاتھ دھوئے
ثُمَّ اَعَادَہٗ فِیْھَا فَجَرَتِ الْعَیْنُ	اسکے بعد وہ پانی چشمہ میں ڈال دیا۔
بِمَآءٍ کَثِیْرٍ فَاسْتَسْقَی النَّاسُ [1]	پھر اس چشمہ سے کثیر مقدار میں پانی جاری ہو گیا، تمام لوگ پانی پی کر سیراب ہوئے۔

پھر سرکارؐ نے فرمایا —— اے معاذؓ اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ یہ

---

[1] : الخصائص الکبریٰ (امام سیوطیؒ) ج اول ص ۴۵۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ؃

جگہ باغات سے بھر جائیگی ـــــ خیال رہے کہ وہ چشمہ آج بھی موجود ہے"۔
اس حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضورؐ نے ہاتھ اور چہرۂ انور اس چشمہ کے پانی سے دھو کر استعمال شدہ پانی واپس چشمہ میں ڈال دیا ـــ جس سے چشمہ کے اندر سے کثیر مقدار میں پانی جاری ہو گیا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور اُسی چشمہ کے پانی سے باغات لہلہانے لگے ـــ

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معجزہ ہے ـ کہ آپ کے پاک چہرے کے حسین عارض سے مَس ہو کر جب پانی واپس چشمہ کے اندر گیا ـــ تو زمین میں چھپے ہوئے پانی کے ذخائر نے اس چشمہ کی طرف رُخ کر لیا اور حضورؐ کے چہرے کی خوشبو سے فیض یاب ہو کر آج تک جاری ہے ـــ اور جاری رہے گا ـــ

علامہ پیر سیّد امین علی نقوی صاحب لکھتے ہیں۔

مرے دل میں بسے رُوئے محمدؐ
چلو ا ہر دم بدم سُوئے محمدؐ
بہ ـ ہی خوب ہے جنّت کی خوشبو
مگر ـ ـر ہے خوشبوئے محمدؐ

حُسن ہمہ گیر :

حضرت امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام کو ایسا حُسن عطا کیا گیا ـــ جو تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر بلکہ تمام مخلوقات پر فوقیت رکھتا ہے ـــ

وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أُوْتِيَ مِنَ الْجَمَالِ مَا لَمْ يُؤْتَهُ أَحَدٌ، وَلَمْ يُؤْتَ يُوْسُفُ إِلَّا شَطْرَ الْحُسْنِ، وَ أُوْتِيَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَهُ [له]

کو ایسا حُسن و جمال عطا فرمایا گیا کہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہُوا، یوسف علیہ السلام کو حُسن کا ایک جز دیا گیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حُسن کل عطا ہُوا۔

یوسف علیہ السلام کے حُسن کی جلوہ آرائیوں کا یہ عالم کہ مصر کی عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور ہوش و حواس کھو بیٹھیں، اوسان خطا ہو گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو حُسنِ ازل کا ایک حصہ ملا، تو ان کے حُسن کا یہ عالم ہے کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ ہو گئیں ـــ محبوب دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حُسن تمام ملا ـــ تو آپ کے حُسن عالم تاب کی جلوہ افروزیوں کا کیا عالم ہو گا۔

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
تو اگر جلوہ کرے کون تماشائی ہو

حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر کی انگشتِ زناں
سَر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

حضرت علامہ پیر سید امین علی نقوی لکھتے ہیں۔

محمدؐ بہتریں سے بہتریں ہے
محمدؐ سب حسینوں سے حسیں ہے

راقم نے بارگاہِ مصطفوی میں ان الفاظ کے ساتھ حاضری دی ہے۔

[له]: الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۳۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان ؛

ہر گُل میں ہر شجر میں ہے اظہارِ مصطفےٰ
پھیلے ہوئے ہیں ہر طرف انوارِ مصطفےٰ

❊

انوارِ محمّدؐ سے ہر اک نے ضیاء پائی
دُنیا میں کنیز اُن کی ہر حکمت و دانائی!
ہے ساری ضیاء اُن کی، ہر حُسن فدا اُن پر
محبوبِ دو عالمؐ کے، یُوسفؑ بھی ہیں شیدائی

حضرت علامہ ابو عبداللہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لَمْ یُظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِاَنَّهٗ لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ لَمَا اَطَاقَتْ اَعْیُنُنَا
رُؤْیَتَهٗ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ [1]

ترجمہ: "حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پورا حُسن ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اگر آپ کا حُسن و جمال ظاہر کیا جاتا تو ہماری آنکھیں آپ کے دیدار کی طاقت نہ رکھتیں"
اہلِ ایمان کا عقیدہ ہے ــــ کہ تمام کائنات کو حُسن، حُسنِ رسُولؐ کے صدقے ہی ملا ــــ اور تمام کائنات میں سرکار ہی کا حُسن و جمال کار فرما ہے۔ اسی کے انوارِ حُسن سے ساری کائنات بنی ــــ ہر طرف آپ ہی کے انوار جلوہ بار ہیں ــــ

---

[1]: زُرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۱۷ بحوالہ ذکرِ جمیل ❊

جلوۂ طور: — قرآنِ مجید میں فرمان ہے —

فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ج

ترجمہ: ''پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا، اُسے پاش پاش کر دیا، اور موسیٰ (علیہ السلام) گر کر بے ہوش ہو گئے۔''

اس آیت کے تحت شیخ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقمطراز ہیں۔ لکھتے ہیں۔

وَفِی الْقِصَّةِ اَنَّ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ بَعْدَ مَا رَجَعَ مِنَ الْمُكَالَمَةِ لَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدًا اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهِ لِمَا غَشِيَ وَجْهَهٗ مِنَ النُّوْرِ وَلَمْ يَزَلْ عَلٰی وَجْهِهٖ بُرْقَعٌ حَتّٰی مَاتَ۔[1]

جناب موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے کہ جب آپ (کوہِ طور پر) اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھ کر واپس لوٹے تو کوئی بھی آپکو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، اسلئے کہ آپ کے چہرے کو نور نے ڈھانپ لیا تھا اور اُن کے چہرے پر ہر وقت بُرقع رہتا تھا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

● آخر موسیٰ علیہ السلام نے جلوۂ خُدا میں کیا دیکھا؟ — حضرت ملّا معین کاشفی اور دیگر کئی علماء نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جلوۂ خُدا، صورتِ مصطفےٰ میں دیکھا — نگاہِ موسیٰ علیہ السلام کا یہ عالم ہے تو دُوسروں کا کیا حال ہوگا؟

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

کس کو دیکھا یہ مُوسیٰ سے پُوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

---

[1] الصاوی علی الجلالین مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ جامعہ بغدادی فیصل آباد جلد ثانی ص ۸۴ ؂

حُسن کی جلالت:

امام ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ___ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ___ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے تجلّی ڈالی ___

كَانَ يُبْصِرُ دَبِيبَ النَّمْلَةِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ عَنْ مَسِيرَةِ عَشَرَةِ فَرَاسِخَ [1]

ترجمہ: "تو آپ دس فرسخ (تیس میل) کی مسافت سے سخت تاریک رات میں رینگنے والی چیونٹی بالکل صاف دکھائی دیتی۔

جو دیکھتا وہ مر جاتا:

جب موسیٰ علیہ السلام جلوۂ خداوند کا نظارہ کر کے واپس لوٹے تو حالت یہ تھی کہ آپ کو جو دیکھتا وہ مر جاتا۔

فَكَانَ مُوسَىٰ بَعْدَ مَقَامِهِ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ وَاتَّخَذَ مُوسَىٰ عَلَىٰ وَجْهِهِ الْبُرْقُعَ [2]

موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ نے گزارش کی:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، آپ سے میں بیوہ تو نہیں ہو چکی ___ کہ جب سے آپ نے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کیا ہے، اُس وقت سے میں نے آپ کے چہرۂ انور کی زیارت نہیں کی ___ جب آپ نے

[1]: تفسیر درِ منثور (امام سیوطیؒ) ج ۳ ص ۲۲۲ [2]: ایضاً ۲۲۱ ؎

اپنی زوجہ کے لئے اپنے چہرے سے نقاب اُٹھایا ـــ تو ـــ

فَاَخَذَهَا مِثْلَ شُعَاعِ الشَّمْسِ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى

وَجْهِهَا سَاعَةً [1]

ترجمہ: مائی صاحبہ کو موسیٰ علیہ السلام کا چہرہ مبارک سورج کی طرح چمکتا ہُوا محسوس ہُوا، یہاں تک کہ بی بی صاحبہ کو تھوڑی دیر کے لئے اس چمکار کی وجہ سے اپنے چہرۂ پاک پر ہاتھ رکھنا پڑا۔

● یہ اَمر بھی خیال رہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شبِ معراج خدا تعالیٰ کو سر کی آنکھ سے دیکھا ـــ اور یہ سب کچھ نہیں ہُوا ـــ وُہ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلم محبوبِ خُدا ہیں ـــ اور دستور یہ ہے کہ محبوبوں کے لئے قواعد وضوابط نہیں ہوتے ـــ دیکھیں کلیم کے لئے ـــ لَنْ تَرَانِیْ کہا گیا ـــ اور محبوب کے لئے ـــ اُدْنُ مِنِّیْ ـــ فرمایا گیا ـــ

ناظرین: ـــ غور فرمائیں کہ جلوۂ خداوندی کے بعد موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کو دیکھنے کی کوئی تاب نہ رکھتا تھا ـــ مگر حضورؐ کے حُسنِ جاوداں سے ہر کوئی فیض یاب ہوتا ـــ حضور علیہ السلام کا حسنِ لاجواب ہے۔

سب حُسن پھیکا پڑ گیا اُس آفتاب کا
دیکھا جو چہرہ آمنہ رضؓ کے ماہتاب کا

شمس و قمر سے کس طرح اُنکی مثال دُوں؟ جبکہ جواب ہی نہیں اُس لاجواب کا

احقر العباد ـــ سیّد خضر حسین چشتی

---

[1]: تفسیر روح البیان (امام حقی) ج ۳ ص ۲۳۹ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ پاکستان